



سوال

(58) جنوں اور انسانوں سے مدد طلب کرنا اور ان کے لئے نذر ماننا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جنوں اور انسانوں سے مدد طلب کرنا اور ان کے لئے نذر ماننا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جنوں اور انسانوں سے مدد طلب کرنا اور ان کے لئے نذر ماننا

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ان تمام مسلمانوں کے نام جو اس تحریر کو دیکھیں، اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو مضبوطی کے ساتھ دین کو تھامنے اور اس پر ثابست قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد

بعض بھائیوں نے مجھ سے ان امور کے بارے میں پوچھا ہے جو بعض جاہل لوگ کرتے ہیں یعنی غیر اللہ کو پکارنا، مشکلات میں غیر اللہ سے مدد طلب کرنا مثلاً جنوں کو پکارنا اور ان سے مدد طلب کرنا، ان کے لئے نذر ماننا، ان کے لئے جانوروں کو ذبح کرنا، بعض لوگوں کا یہ کہنا "اے سات بزرگو! اس کو پکڑلو۔" ان سات بزرگوں سے مراد جنوں کے سات سردار ہیں یا یہ کہنا کہ "اے سات بزرگو! فلاں شخص کے ساتھ یہ سلوک کرو۔" مثلاً اس کی ہڈیاں توڑ دو، اس کا خون پی لو، اس کا مشہ کر دو۔ یا یہ کہنا کہ "اے جن ظہیرہ! اس کو پکڑلو۔ اے جن عصر! اس کو پکڑلو۔" چنانچہ بعض جنوبی علاقوں کے لوگوں میں اس طرح کی باتوں کا عام رواج ہے، اسی کے ساتھ ہی یہ بھی شامل ہے کہ انبیاء اولیا یا دیگر صالحین وغیرہ سے دعا کی جائے، فرشتوں سے دعا اور مدد طلب کی جائے، ازراہ جہالت یا پہلے لوگوں کی تقلید کی وجہ سے۔ اس طرح ی باتیں بہت سے ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ بعض لوگ ان باتوں کو معمولی قرار دیتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ بس یہ باتیں زبان پر آجاتی ہیں ہمارا مقصد اور عقیدہ یہ نہیں ہے۔ مذکورہ سوال کرنے والے بھائیوں نے مجھ سے یہ بھی پوچھا ہے کہ جن لوگوں کے اس طرح کے اعمال ہوں، ان سے رشتے ناطے کرنے، ان کے ذبیحہ جانوروں کے گوشت کھانے، ان کے لئے دعا کرنے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ شعبدہ بازوں، نجومیوں اور ایسے لوگوں کی تصدیق کرنے کا کیا حکم ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ محض کوئی ایسی چیز دیکھ کر جو مریض کے جسم سے لگی ہو مثلاً عمامہ، شلوار اور دوپٹہ وغیرہ، یہ بتا سکتے ہیں کہ مریض کا مرض کیا ہے اور اس مرض کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: الحمد للہ وحدہ، والصلوة والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ۔ اما بعد:



بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کے سوا ہر چیز کو پھوڑ کر صرف اور صرف اس کی عبادت کریں، دعا، استغاثہ، ذبح، نذر اور دیگر تمام عبادت کو صرف اسی کی ذات گرامی کے لئے خاص قرار دیں، اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور انہیں اس پیغام کی اشاعت کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو آسمانی کتابیں نازل فرمائیں، جن میں سے قرآن کریم سب سے عظیم ترین ہے، اس میں بھی اسی کا بیان اور اسی کی دعوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور غیر اللہ کی عبادت سے ڈرایا گیا ہے، یہی اصل الاصول ملت اور دین کی اساس اور "لا الہ الا اللہ" کی شہادت کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔ اس سے غیر اللہ کی الوہیت یعنی عبادت کی نفی ہو جاتی اور اللہ وحدہ لا شریک لہ کے لئے عبادت کا اثبات ہو جاتا ہے اور دیگر تمام مخلوقات میں سے اور کوئی نہیں جس کو عبادت کا مستحق سمجھا جاسکے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں اس کے دلائل بے حد و حساب مثلاً اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۶/۵۱)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو (صرف اور صرف) اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں“

نیز فرمایا: وَفَضَّلْنَاكَ اللَّهُمَّ الْإِسْلَامَ وَالْإِبْرَاهِيمَ (الاسراء ۱۷/۲۳)

”اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔“

مزید ارشاد ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ (البینہ ۵/۹۸)

”انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایکسو (تمام باطل ادیان سے منقطع) ہو کر اخلاص عمل کے ساتھ صرف اور صرف اللہ کی عبادت کریں!“

ارشاد گرامی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (الغافر ۶۰/۶۰)

”اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا، یقیناً جو لوگ میری عبادت سے اذراہ تکبر اعراض کرتے ہیں، عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔“

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

(البقرہ ۱۸۶/۲)

”اے پیغمبر! جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں دریافت کریں تو (آپ کہہ دیں کہ) میں تو (تمہارے) بہت ہی قریب ہوں، جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔“

ان آیات کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس نے جنوں اور انسانوں کو (محض) اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے اور اس نے فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔ ”قضی“ کے معنی یہ ہیں کہ اس نے حکم دیا ہے، اس نے وصیت فرمائی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں لپٹنے بندوں کو یہ حکم دیا ہے اور یہ وصیت فرمائی



ہے اور اسے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی بیان فرمایا کہ ”بندے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کریں۔“ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بات بھی واضح فرمادی ہے کہ دعا بھی ایک عظیم عبادت ہے، جو اس سے تکبر کرے گا وہ جہنم رسید ہوگا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کہ حکم دیا کہ وہ صرف اور صرف اسی سے دعا مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتا دیا کہ وہ ہمارے بہت قریب ہے اور وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے، لہذا تمام بندگان الہی پر یہ واجب ہے کہ وہ صرف اپنے رب تعالیٰ ہی سے دعا کریں کیونکہ دعا بھی اسی عبادت ہی کی ایک قسم ہے جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱۶۲ لَا شَرِيكَ لَهُ ۝ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (الانعام ۶۲/۱۶۳)

” (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیں کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا، سب خالص اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے فرمان بردار ہوں۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو یہ بتادیں کہ آپ کی نماز اور قربانی۔ یعنی جانور کو ذبح کرنا۔ اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں تو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے وہ اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے جس طرح غیر اللہ کے لئے نماز پڑھنا شریک ہے، اسی طرح غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا بھی شریک ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نماز و ذبح کو یہاں بیجا ملا کر ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دونوں اللہ وحدہ لا شریک له ہی کے لئے ہونی چاہئیں تو جو شخص غیر اللہ مثلاً جن، فرشتوں، مردوں وغیرہ کے نام پر ذبح کرے اور اس سے ان کا تقرب حاصل کرے تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی غیر اللہ کے لئے نماز پڑھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

((لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ)) اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرمائے، جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔“

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حسن سند کے ساتھ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”دو آدمیوں کا گزر ایک قوم کے بت کے پاس سے ہوا جو وہاں سے کسی کو گزرنے کی اجازت

” اور ان لوگوں سے لڑتے رہے وہاں تک کہ فتنہ (یعنی فساد عقیدہ) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ یہ کام کریں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو بچالیں گے، سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔“ اس حدیث ”حتیٰ یشہدوا ان لا الہ الا اللہ“ کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو چھوڑ کر عبادت کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کر دیں۔ مشرک لوگ جنوں سے ڈرتے اور ان کی پناہ مانگا کرتے تھے تو اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل آیت کریمہ نازل فرمائی:

وَأَنذَرْنَاكَ مِنَ الْإِنْسِ يَتَذَوَّنُ مِنْكَ إِنَّهُنَّ أَفْوَؤُهُمْ رَبَّنَا

(الحج ۶/۲۲)

” بات یہ ہے کہ کچھ لوگ (چند انسان) بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔“

اہل تفسیر نے آیت کریمہ میں فَرَاؤُهُمْ رَبَّنَا کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ انہوں نے ان کے ڈر اور خوف میں اور اضافہ کر دیا کیونکہ جن جب یہ دیکھتے کہ انسان ان کی پناہ پکڑتے ہیں تو اس سے ان کے دلوں میں غرور اور تکبر پیدا ہو گیا اور انہوں نے انسانوں کو مزید ڈرانا اور خوف میں مبتلا کرنا شروع کر دیا تاکہ وہ ان کی زیادہ عبادت کریں اور ان کی طرف رجوع کریں، جنوں کی پناہ کے عوض اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اور اس کے کلمات تامہ کی پناہ پکڑا کریں، چنانچہ ارشاد فرمایا:



وَأَنَّا نُرْغِصُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ يَمْسُجُ الْعَلِيمُ (فصلت ۳۶/۴۱)

”اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو، بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔“

نیز اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں سورۃ الطلق اور سورۃ الناس کو نازل فرمایا اور صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص کسی جگہ فروکش ہو اور وہ یہ پڑھ لے:

((اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق))

”میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔“

تو اسے اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی ”ان مذکورہ آیات و احادیث سے ایک طالب نجات اور دین کی حفاظت اور چھوٹے بڑے شرک سے سلامتی کے متلاشی کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مردوں، فرشتوں، جنوں اور دیگر مخلوقات سے تعلق قائم کرنا اور انہیں پکارنا اور ان کی پناہ پکارتا اس طرح کے دیگر امور کو اختیار کرنا ذمہ جاہلیت کے مشرکوں کا عمل اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شرک کی انتہائی بدترین صورت ہے لہذا واجب ہے کہ اسے ترک کر دیا جائے، اس سے بچا جائے، اس کے ترک کی دوسروں کو بھی تلقین کی جائے اور ایسا کرنے والے کو منع کیا جائے اور جس شخص کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ اس قسم کے شرکیہ اعمال میں مبتلا ہے تو یہ جائز نہیں کہ اس سے رشتہ ناطہ کیا جائے، اس کا ذبیحہ کھایا جائے، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے حتیٰ کہ وہ تائب ہو، دعا اور عبادت کو اللہ وحدہ کے لئے خالص کر دے۔ دعا بھی عبادت ہے بلکہ عبادت کی روح ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”دعا ہی عبادت ہے“ اور دوسری حدیث میں الفاظ یہ ہیں کہ ”دعا عبادت کا مغز ہے“ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَسْجُدْ لِلشِّرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ وَلَا تَسْكُؤْ لِلشِّرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَا تَسْكُؤْ لِلشِّرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَا تَسْكُؤْ لِلشِّرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَا تَسْكُؤْ لِلشِّرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَا تَسْكُؤْ لِلشِّرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَا تَسْكُؤْ لِلشِّرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَا تَسْكُؤْ لِلشِّرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا (البقرہ ۲۲۱/۲۲۲)

”اور (مومنو) مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں، نکاح نہ کرنا کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی بھلی لگے اس سے مومن لوہڈی بہتر ہے اور اسی طرح مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں، مومن عورتوں کو ان کی زوجیت میں نہ دینا کیونکہ مشرک (مرد) سے خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے، مومن غلام بہتر ہے۔ یہ (مشرک) لوگوں کو دوزخ کی طعنت بلا تے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے بہشت اور بخشش کی طرف بلا تے اور اپنے حکم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔“

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسلمانوں کو بتوں، جنوں اور فرشتوں وغیرہ کی عبادت کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ وہ ایمان لائیں کہ عبادت صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ کے لئے خاص ہے، عسول اللہ ﷺ کے لئے ہوئے دین کی تصدیق کریں اور آپ کے راستہ کی پیروی کریں۔ اسی طرح آیت کریمہ میں اس بات سے بھی منع فرمایا کہ مشرکوں کو مسلمان عورتوں کے رشتے جیسے جائیں حتیٰ کہ وہ ایمان لائیں کہ عبادت صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ کے لئے خاص ہے، رسول اللہ ﷺ کی تصدیق و اتباع کریں، نیز اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ مومن باندی، آزاد مشرک عورت سے بہتر ہے خواہ وہ اسے دیکھنے والے اور اس کی بات سننے والے کو کتنی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو، اسی طرح مومن غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے خواہ اسے سننے اور دیکھنے والا اس کے حسن و جمال اور اس کی فصاحت و بلاغت اور اس کی بہادری وغیرہ کی وجہ سے کتنا ہی خوش کیوں نہ ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کو دوزخ کی طرف بلا تے ہیں یعنی مشرک مرد اور عورتیں اپنے اقوال و اعمال اور سیرت و اخلاق سے دوزخ کے داعی ہیں جب کہ مومن مرد اور عورتیں اپنے اقوال و اعمال اور سیرت و کردار کے اعتبار سے جنت کے داعی ہیں تو یہ دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح جل و علانے منافقوں کے بارے میں فرمایا ہے:

وَلَا تَصْلِحْ عَلَىٰ أَعْدٍ مُّتَمِنَاتٍ أَبَدًا وَلَا تَقْمِ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّكُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْتُمْ فَاسِقُونَ (التوبہ ۸۳/۹۴)

”اور (اے پیغمبر!) ان میں سے کوئی مرد جائے تو کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا، یہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے اور مرے

بھی تو نافرمان (ہی مرے) ”

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ منافق اور کافر کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں، اسی طرح ان کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جائے، انہیں مسلمانوں کا امام نہ بنایا جائے اور اس کا سبب ان کا کفر، عدم امانت اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی زبردست عداوت ہے اور اس لئے بھی کہ یہ اہل صلوة و عبادت میں سے نہیں ہیں کیونکہ کفر و شرک کے ساتھ کوئی عمل باقی نہیں رہتا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ اللہ عزوجل نے مردہ ذنبوں اور مشرکوں کے ذنبوں کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَا تَأْتُوا مَعَ الْكُفْرَانِ وَلَا تَأْتُوا مَعَ الْكُفْرَانِ وَلَا تَأْتُوا مَعَ الْكُفْرَانِ وَلَا تَأْتُوا مَعَ الْكُفْرَانِ
 وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ
 (الانعام ۶/۲۱)

”اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ کہ اس کا کھانا گناہ ہے اور شیطان (لوگ) اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگ ان کے کسے پھلے تو بے شک تم بھی مشرک ہوئے۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مرد اور مشرک کا ذبیحہ کھانے سے مسلمان کو منع فرمایا ہے۔ مشرک چونکہ نجس ہے، اس لئے اس کا ذبیحہ بھی مردار کے حکم میں ہے خواہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ہی کیوں نہ لیا گیا ہو کیونکہ مشرک کا اللہ تعالیٰ کا نام لینا باطل ہے اور اس کا کوئی اثر نہیں کیونکہ ذبیحہ عبادت ہے اور شرک عبادت کو رائیگاں کر کے باطل کر دیتا ہے حتیٰ کہ مشرک، اللہ تعالیٰ کی بارہ گاہ میں توبہ کرے ہاں البتہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے کھانے کو جائز قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَطَعَامُ الَّذِينَ أُتُوا الْكِتَابَ حَلَلٌ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حَلَلٌ لَّهُمْ (المائدہ ۵/۵)

”اور اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔“

کیونکہ اہل کتاب آسمانی دین کی طرف منسوب ہیں اور ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے پیروکار ہیں اگرچہ اپنے دعویٰ میں وہ جھوٹے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے کائنات کے تمام انسانوں کی طرف اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر سابقہ تمام دینوں کو منسوخ اور باطل کر دیا ہے لیکن اللہ عزوجل نے اپنی حکمت بالغہ اور بہت سے ان امرا و رموز کے باعث اہل کتاب کے کھانے اور ان کی عورتوں کو ہمارے لئے حلال قرار دیا ہے جن کی اہل علم نے وضاحت فرمائی ہے لیکن بتوں، مردوں، نبیوں، ولیوں اور دیگر اشیاء کے بجا رہی بت پرستوں کے کھانے یا عورتوں کو ہمارے لئے حلال قرار نہیں دیا کیونکہ ان کا دین بالکل بلاشک و شبہ بے اصل بلکہ سرے سے ہی باطل ہے لہذا ان کا ذبیحہ مردار ہے، اس کا کھانا جائز نہیں۔ کسی شخص کا اپنے مخاطب کو یہ کہنا کہ ”تجھ پر جن کا اثر ہے“ یا ”تجھے جن نے پکڑ رکھا ہے۔“ یا ”شیطان تجھے لے اڑا ہے“ یا اس قسم کی دیگر باتیں تو یہ گالی گلوچ کے قبیل سے ہیں۔ یہ باب شرک کے قبیل سے نہیں ہیں۔ مسلمانوں کو اس طرح کی گالیاں دینا بھی جائز نہیں۔ ہاں البتہ ان الفاظ کے کہنے والے شخص کا عقیدہ اگر یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور مشیت کے بغیر جن، لوگوں میں تصرف کر سکتے ہیں لہذا جو شخص جنوں یا دیگر مخلوقات میں سے کسی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے تو وہ کافر ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہر چیز کا مالک و قادر ہے، وہ نفع پہنچانے اور نقصان دینے والا ہے، اس کے حکم اور اس کی مشیت و قدرت کے بغیر کوئی چیز وجود میں نہیں آسکتی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ حکم دیتے ہوئے کہ آپ لوگوں کو یہ عظیم اصول بتائیں، ارشاد فرمایا ہے:

قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَنْفَسِي نَفَا وَلا ضَرَّ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَاسْتَنْخِرُ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُدُونُ (الاعراف ۱۸۸/۷)

”اے نبی (ﷺ)! آپ فرمائیے کہ میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو مومنوں کو ڈرانے و رنجو شخبری سنانے والا ہوں۔“



اگر ساری مخلوق کے سردار اور ساری مخلوق سے افضل ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر اپنے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے تو کسی دوسرے کو یہ اختیار کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ اس مضمون کی قرآن مجید میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

کاہنوں، شعبہ بازوں، نجومیوں اور ان جیسے دیگر لوگوں سے جو غیب کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں، سوال کرنا ایک منکر امر ہے جو جائز نہیں ہے اور ان کی تصدیق کرنا اس سے بھی زیادہ بڑا منکر امر ہے بلکہ یہ کفر کی ایک شاخ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ”جو شخص کسی نجومی کے پاس جا کر سوال کرے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“ (صحیح مسلم)

صبح مسلم ہی میں حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کاہنوں کے پاس جانے اور ان سے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اہل سنن نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی بیان کیا ہے کہ جو شخص کاہن کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو وہ اس (دین و شریعت) کے ساتھ کفر کرتا ہے جسے حضرت محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا ہے۔ ”اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں، لہذا مسلمانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ کاہنوں، نجومیوں اور ان تمام شعبہ بازوں سے سوال کرنے سے اجتناب کریں جو غیب کی خبریں دینے کا کاروبار کرتے اور مسلمانوں کو تلمیذ میں مبتلا کرتے ہیں خواہ یہ کاروبار طب کے نام سے ہو یا کسی اور نام سے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث کے حوالے سے یہ گزر چکا ہے۔ وہ لوگ بھی اسی ممانعت میں شامل ہیں جو طب کے نام سے غیبی امور بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں جیسا کہ کئی لوگ مریض کا عمامہ (رومال و پگڑی وغیرہ) یا مریضہ کا دوپٹہ سونگھ کر یہ بتاتے ہیں کہ اس مریض یا مریضہ نے یہ کام کیا جس کی وجہ سے یہ بیمار ہے حالانکہ مریض کے عمامہ میں ایسی کوئی علامت نہیں ہوتی جس سے اس کے مرض کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس دہل و فریب سے ان لوگوں کا مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہتلائے فریب ہو کر یہ سمجھیں کہ یہ شخص طب میں ماہر ہے، مرض کے اسباب و اقسام سے آگاہ ہے۔ اس طرح کے لوگ بسا اوقات ان جنوں اور شیطانوں کا اثر ہوتا ہے جن کی وابستگی اس معالج سے بھی مل جاتی ہے لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں شفا ان دوائیوں کے استعمال سے ہوتی ہے مرض کا سبب بسا اوقات ان جنوں اور شیطانوں کا اثر ہوتا ہے جن کی وابستگی اس معالج سے بھی ہوتی ہے، وہ اسے بعض مخفی باتیں بتا دیتے ہیں تو یہ معالج انہی پر انحصار کرتا ہے اور جنوں اور شیطانوں کی ان کے مناسب حال عبادت کر کے انہیں خوش کرتا ہے لہذا وہ اس مریض سے اپنا اثر ختم کر دیتے ہیں اور اس اذیت کو ختم کر دیتے ہیں جس میں انہوں نے مریض کو مبتلا کر رکھا ہوتا ہے، چنانچہ جنوں، شیطانوں اور ان سے خدمت لینے والوں کے حوالے سے یہ ایک مشہور و معروف بات ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان سب باتوں سے اجتناب کریں، ایک دوسرے کو بھی ان باتوں کے ترک کرنے کی وصیت کریں، تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر بھروسہ اور اعتماد کریں۔ شرعی دم اور مباح دواؤں کے ساتھ علاج میں کوئی حرج نہیں اور ان اطباء سے علاج کرانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں جو حسی اور معقول اسباب کی روشنی میں مرض کی تشخیص اور پھر اس کا علاج تجویز کرتے ہیں۔ صبح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی نازل کی ہے، اس کی شفا بھی نازل فرمائی ہے، جس نے اسے جان لیا، جان لیا اور جو نہ جان سکا وہ نہ جان سکا۔“ اسی طرح آپ ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ ”ہر بیماری کی دوا ہے، جب بیماری کا علاج صبح دوا سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔“ نیز آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ”اے اللہ کے بندو! دوا استعمال کرو، لیکن حرام دوا استعمال نہ کرو۔“ اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کی اصلاح فرمائے، ان کے دلوں اور جسموں کو ہر قسم کی بیماری سے شفا عطا فرمائے، انہیں ہدایت سے سرفراز فرمائے۔ ہمیں اور سب مسلمانوں کو گمراہ کن فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھے اور شیطان اور اس کے دوستوں کی اطاعت سے محفوظ رکھے۔

انہ علی کل شیء قدیر لاجول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ وسلم وبارک علی عبدہ ورسولہ نینا محمد وآلہ وصحبہ